منقبت

یہ جھوم جھوم کے کہتا ہے خالقِ اکبر حسینؑ ہاں کہہ دے
بناؤں ایک نئی کائنات روز اگر حسینؑ ہاں کہہ دے

ارے یہ ادنیٰ سی خواہش کہاں حسینؑ کہاں
یہ سات بیٹوں پہ حیران ہو رہا ہے جہاں
بغیر مانگے دوں راہب کو میں ہزار پسر حسینؑ ہاں کہہ دے

بچایا دین مرا گھر لُٹا دیا اپنا
نہیں ہے اُس کی یہ خواہش میں کیا کروں ورنہ
میں خود یہ کعبے پہ لکھ دوں یہ ہے حسینؑ کا گھر حسینؑ ہاں کہہ دے

اُٹھا کے جنت و کوثر زمین پر رکھ دوں
سب آسمانوں کا محور زمین پر رکھ دوں
مَلک بشر کو بنا دوں ملائکہ کو بشر حسینؑ ہاں کہہ دے

جب آئے عصر کے لمحات دَس محرم کو
بنا کے ٹکڑے اُڑا دیتا سارے عالم کو
میں سوچتا ہی رہا فاطمہؑ کا لختِ جگر حسینؑ ہاں کہہ دے

دیا بجھانے کا انداز اُس کا ایسا تھا
فرشتہ بھیجا تھا میں نے کہ جا تو پوچھ کے آ
ستارے جتنے ہیں سب کو بنا دوں شمس و قمر حسینؑ ہاں کہہ دے

عجیب شان سے اُس نے ادا کیا سجدہ
تو میں نے چوم کے ماتھا حسینؑ سے یہ کہا
سروں کا ڈھیر لگا دوں میں تیرے سجدے پر حسینؑ ہاں کہہ دے

شدید جرم تھا حرؑ کا سزا تھی سخت مگر
کہا یہ رحمتِ پروردگار نے آ کر
ملے گی تجھ کو رہائی اِسی ضمانت پر حسینؑ ہاں کہہ دے

پکارا غازیؑ کا نیزہ نہ چاہیئے تلوار
اجل کا کھینچوں گا اپنی نگاہوں سے وہ حصار
جو پیش پیش ہیں کر دوں گا سب کو زیر و زَبر حسینؑ ہاں کہہ دے

اُڑا جو فطرسِ بے بال و پر نکال کے پر
کہا خدا نے کہ سن لے ہر ایک جن و بشر
فقط فرشتہ نہیں بخش دوں ہر ایک کو پَر حسینؑ ہاں کہہ دے

اِسی امید پہ لفظوں میں نور بھرتا ہوں
لُٹا لُٹا کے اُجالے دعائیں کرتا ہوں
میں جب کہوں کہ تمہارا غلام ہے گوہر حسینؑ ہاں کہہ دے

شاعرِ اہلِ بیتؑ گوہؔر جارچوی